45042 - بیع تورق کا حکم

سوال

ان آخری ایام میں (بنك الاهلی التجاری) نیشنل تجارتی بنك نے سامان قسطوں میں فروخت کرنا شروع کیا ہے، اور پھر خریدار اسے کسی تیسرے فریق کو نقد فروخت کر سکتا ہے، تو کیا یہ طریقہ صحیح ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

یہ طریقہ علماء کے ہاں " التورق " کے نام سے جانا جاتا ہے، جو کہ ورق یعنی چاندی سے ماخوذ ہے، کیونکہ جس نے سامان خریدا ہے وہ صرف پیسے اور رقم بنانے کے لیے سامان خرید رہا ہے.

علماء کرام کا اس قسم کے لین دین میں اختلاف پایا جاتا ہے.

اور جمہور علماء کرام اسے مباح قرار دیتے ہیں کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا عمومی فرمان ہے:

اور اللہ تعالی نے خرید و فروخت کو حلال کیا ہے .

اور اس لیے بھی کہ اس میں سود کی صورت اور مقصد ظاہر نہیں ہوتا " انتہی مختصرا.

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (14 / 148).

اور اس لیے بھی کہ خریدار سامان اس لیے خرید رہا ہے تا کہ اس سے فائدہ حاصل کرے یا تو وہ بعنیہ اس چیز سے فائدہ حاصل کرےگا، یا پھر اس کی قیمت سے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے یہی اختیار کیا ہے.

فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

" رہا تورق کا مسئلہ تو اس میں اختلاف ہے، اور صحیح یہی ہے کہ یہ (تجارت) جائز ہے " انتہی.

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (13 / 161).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اور تورق کا مسئلہ سود میں شامل نہیں ہوتا، صحیح یہی ہے عمومی دلائل کی رو سے یہ حلال ہے، اور اس لیے بھی کہ اس میں موجودہ ضرورت پوری کرنا، اور آسانی و مشکل سے چھٹکارا ہے، لیکن اگر کوئی شخص اسی شخص کو فروخت کرے جس سے وہ چیز خریدی ہے تو یہ جائز نہیں، بلکہ یہ سودی معاملات میں شامل ہوگی، اور اسے مسئلہ العینۃ کے نام سے موسوم کیا جائیگا، جو کہ حرام ہے، کیونکہ یہ سودی معاملات کا ایك حیلہ ہے" انتہی کمی و بیشی کے ساتھ.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (19 / 245).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اس لین دین کو حرام کہتے ہیں.

دیکھیں: مجموع الفتاوی الکبری (5 / 392).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے اس میں توسط اختیار کرتے ہوئے کچھ معین شروط کے ساتھ اسے جائز قرار دیا ہے.

شیخ رحمہ اللہ " رسالۃ المداینۃ " میں کہتے ہیں:

" پانچویں قسم: ۔ یعنی قرض کی اقسام میں سے ۔ :

وہ یہ کہ اسے رقم اور مبلغ کی ضرورت ہے اور اسے قرض دینے والا کوئی شخص نہیں تو وہ کوئی چیز ادھار خرید کر پھر اسے کسی اور شخص کو فروخت کر دے جس سے خریدا ہے اسے فروخت نہ کرے، تو یہ مسئلہ تورق کہلاتا ہے.

اس کے جواز میں علماء کرام نے اختلاف کیا ہے، بعض تو اسے جائز قرار دیتے ہیں، کیونکہ آدمی کوئی چیز خریدتا ہے تو اس کا مقصد یا تو بعینہ وہ چیز اور سامان ہوتا ہے، یا پھر اس کا کوئی عوض، اور یہ دونوں مقصد صحیح ہیں.

اور بعض علماء کرام کہتے ہیں یہ جائز نہیں؛ کیونکہ اس سے پیسے حاصل کرنا مقصد ہے، اور یہ سامان تو ان کے

مابين بطور حيلہ داخل ہوا ہے اور ان وسائل كے ساتھ جن سے خرابى كا حصول دور نہ ہوتا ہو كسى حرام چيز كو حلال كرنا كوئى فائدہ نہيں ديگا.

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" اعمال كا دارومدار تو نيتوں پر ہے، اور ہر شخص كے ليے وہى ہے جو اس نے نيت كر ركھى ہو "

مسئلہ تورق كو حرام كہنے والا قول شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ نے اختيار كيا ہے، اور امام احمد رحمہ اللہ سے بھى ايك روايت يہى ہے.

بلكہ امام احمد رحمہ اللہ نے تو ابو داود كى روايت ميں اسے العينہ يعنى سود ميں شامل كيا ہے، جيسا كہ ابن قيم رحمہ اللہ نے تہذيب السنن ميں نقل كيا ہے.

ديكھيں: تہذيب السنن لابن قيم (5 / 80).

ليكن آج كے دور ميں لوگوں كى ضرورت، اور قرض دينے والوں كى كمى كے پيش نظر كچھ شروط كے ساتھ اسے جائز كہنا ضرورى ہے:

1 ـ اسے پيسوں كى ضرورت ہو، اور اگر وہ رقم كا محتاج نہيں تو پھر جائز نہيں ہوگا، مثلا كوئى شخص كسى دوسرے كو قرض دينے كے ليے يہ طريقہ اختيار كرے.

2 ـ كسى اور مباح طريقہ سے اس كے ليے مال حاصل كرنا ممكن نہ ہو مثلا قرض كے ذريعہ، اور اگر كسى اور طريقہ سے اس كے ليے مال حاصل كرنا ممكن ہو تو اس كے ليے يہ طريقہ (يعنى تورق) اختيار كرنا جائز نہيں كيونكہ اسے اس كى ضرورت نہيں ہے.

3 ـ معاہدہ كسى ايسى چيز پر مشتمل نہ ہو جو سود كے مشابہ ہو، مثلا وہ يہ كہے: ميں نے تجھے يہ دس گيارہ ميں فروخت كيے، يا اس طرح كى كلام، اگر وہ اس پر مشتمل ہو يا تو يہ مكروہ ہو گا يا پھر حرام، امام احمد سے منقول ہے كہ انہوں اس طرح كے مسئلہ ميں فرمايا: گويا كہ يہ دراہم كے بدلے دراہم ہيں، يہ صحيح نہيں، يہ امام احمد كى كلام ہے.

تو اس بنا پر صحيح طريقہ يہ ہے كہ دينے والا سامان كى قيمت اور اس كے نفع كى مقدار معلوم كرے اور پھر لينے

والے کو کہے میں نے تجھے ایك سال تك اتنے میں دیا.

4 ـ ادھار لینے والا اسے اپنے قبضہ میں کرنے اور اپنے پاس لے جانے سے پہلے اس چیز کو فروخت نہ کرے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تاجروں کو سامان اپنی دوکانوں اور اپنی جگہوں پر لے جانے سے قبل فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے.

جب یہ چار شرطیں پوری ہو جائیں تو پھر مسئلہ تورق کے جائز ہونے کا قول کہا جا سکتا ہے، تا کہ لوگوں کو تنگی نہ ہو.

لیکن یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ادھار لینے والے ادھار دینے والے کو یہ سامان اور چیز فروخت کرنے والے کو کسی بھی حالت میں خریدی ہوئی قیمت سے کم میں فروخت نہ کرے؛ کیونکہ یہی العینۃ (یعنی سود کی ایك قسم) ہے " انتہی.

واللہ اعلم .